سوال

قبرستان جانے کے مقاصد

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں احمد خان پھلاڈیوں صوبہ سندھ سے لکھ رہا ہوں ۔ ایک مسئلہ ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اہلحدیث حضرات جب قل ختم چہلم وغیرہ کو نہیں مانتے تو قبرستان جا کر کیا کرتے ہیں ؟ مطلب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا قبرستان جا کر کیا معمول تھا ؟ قرآن پڑھنا بھی قبرستان پر منع ہے ؟ لوگ کہتے ہیں کہ آپ مردہ کو قرآن پڑھ کر بخشنے کے خلاف ہیں ؟

اس مسئلہ پر ایک سیر حاصل بحث بحوالہ کتاب وسنت لکھ کر درج ذیل پتہ پر بھیج دیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قبرستان جانے کے کئی مقاصد ہیں :

1) نبی کریم ﷺ کی سنت ہے ۔ آپ ﷺ قبرستان جا کر مردوں کے لیے دعائیں کرتے تھے ۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا :

حتی جاء البقیع فقام ' فاطال القیام ' ثم رفع یدیہ ثلاث مرات-ثم انحرف فانحرفت۔۔۔"

حتی کہ آپ ﷺ بقیع (مدینہ کے قبرستان) پہنچ کر کھڑے ہوگئے ، آپ (کافی) لمبی دیر کھڑے رہے ۔ پھر آپ نے تین دفعہ (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھائے ۔ پھر آپ ﷺ واپس لوٹے تو میں (بھی) واپس لوٹی ۔۔۔

(صحیح مسلم ، کتاب الجنائز باب مایقال عند دخول القبور والدعاء ح 103/974 وترقیم دارالاسلام : 2256)

پھر آپ ﷺ نے اپنی زوجہ طیبہ عائشہ رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ جبرئیل (علیہ السلام) نے آکر مجھے کہا : آپ کا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ بقیع والوں (کی قبروں) کے پاس جا کر ان کے لیے (دعائے) استغفار کرو ۔ (مسلم :974 حوالہ مذکورہ)

عبداللہ بن ابی ملیکہ (ثقہ فقیہ تابعی) سے روایت ہے :

عائشہ اقبلت ذات یوم من المقابر فقلت لہا : یاام المومنین ! من این اقبلت ؟ قالت : من قبر اخی عبدالرحمن بن ابی بکر ' فقلت لہا : الیس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن زیارة المقبور ؟ قالت : نعم کان نہی ثم امر بزیارتہا"

بے شک ایک دن (سیدہ) عائشہ رضی اللہ عنہا قبرستان سے آئیں تو میں نے ان سے پوچھا: اے ام المومنین! آپ کہاں سے آئی ہیں؟ انھوں نے فرمایا: اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر (رضی اللہ عنہ) کی قبر سے۔ میں نے انھیں کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت سے منع نہیں کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں آپ نے منع کیا تھا پھر زیارت (کی رخصت) کا حکم دے دیا تھا۔

(المستدرک للحاکم 376/1 ح 1392 والبیہقی 4/78 وسندہ صحیح وصححہ الذہبی والبوصیری وغیرہما، دیکھئے احکام الجنائز للالبانی ص 181)

اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوئے:

اول: قبروں کی زیارت سے منع والا حکم منسوخ ہے۔

دوم: عورتوں کے لیے جائز ہے کہ وہ کبھی کبھار اپنے قریبی رشتہ داروں کی قبروں کی زیارت کرلیں۔ صحیح بخاری (1283) کی ایک حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی ﷺ نے ایک عورت کو (اپنے بچے کی) قبر کے پاس روتے دیکھا تو صبر کی نصیحت کی (مگر آپ نے اسے قبر پر آنے سے منع نہیں کیا) دیکھئے فتح الباری (ج 3 ص 148)

تنبیہ: 1) عورتوں کا کثرت سے قبروں کی زیارت کرنا ممنوع ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن زوارات القبور" بے شک رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی بہت زیادہ زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی۔

(سنن الترمذی کتاب الجنائز باب ماجاء فی کراھیہ زیارۃ القبور للنساء ح 1056 وقال: ھذا حدیث حسن صحیح "وصححہ ابن حبان الاحسان: 3178 وسندہ حسن)

تنبیہ (2) عورتوں کا غیر لوگوں کی قبروں کی زیارت کرنا ممنوع ہے۔ سنن ابی داود کی ایک حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی ﷺ نے (اپنی امت کو سمجھانے کے لیے) اپنی پیاری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اگر تو کدی (قبرستان) تک چلی جاتی تو۔۔۔۔ آپ نے سخت الفاظ بیان فرمائے۔

(ح 3123 وسندہ صححہ الحاکم علی شرط الشیخین 373/1۔ 374 ووافقہ الذہبی (1) وحسنہ المنذری والہیثمی) اس حدیث کے راوی ربیعہ بن سیف جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ وصدوق ہیں۔

(دیکھئے نیل المقصود قلمی 2/714 ح 3123 وعمدۃ المساعی تحقیق سنن النسائی قلمی 1/188 ح 1881)

اس شدید وعید والی حدیث سے ثابت ہے کہ عورتوں کے لئے غیر مردوں کی قبرون پر جانا ممنوع ہے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «فزوروا القبور فانہا تذکرکم الموت» پس قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ (زیارت) تمہیں موت یاد دلائے گی۔ (ح 976/108 ودارالسلام: 2259)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ونہیتکم عن زیارۃ القبور فمن اراد ان یزور فلیزر ولا تقولوا ہجرا»

اور میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا پس جو شخص زیارت کرنا چاہے تو کرلے اور (وہاں) باطل باتیں نہ کہنا (سنن النسائی 4/89 ح 2035 والسنن الکبریٰ للنسائی

:2160اسنادہ صحیح/عمدۃ الساعی 1/203)

2) قبرستان میں جانے سے موت اور آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ انسان نصیحت و عبرت حاصل کرتا ہے جیسا کہ ابھی گزر چکا ہے۔

3۔ قبرستان میں جا کر مسلمان مردوں کے لیے دعائے استغفار کی جاتی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص522

محدث فتویٰ